280

ہم بھی گئے تھے کربلا

پا کر دعائے سیدہؑ ہم بھی گئے تھے کربلا
کرنے کو حج ستر ادا ہم بھی گئے تھے کربلا

قسمت ہوئی جو مہرباں، دے کر زیارت کی اذاں
دھو کر تلاوت سے زباں، آنکھوں سے تھے آنسو رواں
دل میں لئے ذوقِ عزا ہم بھی گئے تھے کربلا

زادِ سفر کچھ بھی نہ تھا، جذبہ تھا دھن تھی ولولہ
دل کھینچتی تھی کربلا، لرزاں تھا بندھن ضبط کا
بھاتی نہ تھی گھر کی ہوا ہم بھی گئے تھے کربلا

سرحد ابھی کچھ دور تھی، رفتارِ پا مجبور تھی
گرمی تھی یا ناسور تھی، حسرت چراغِ طور تھی
کٹتا نہیں تھا راستہ ہم بھی گئے تھے کربلا

آئی صدائے کربلا، آ زائرِ شبیرؑ آ
نہ ڈر نہ کوئی خوف کھا، عباسؑ خود ہیں رہنما
وہ دیکھ پرچم ہے کھلا ہم بھی گئے تھے کربلا

280

جس دم صدا میں نے سنی، سینے کی دھڑکن بڑھ گئی
جاگیر میں عباسؑ کی، پہلا قدم رکھا ابھی
سورج پہ سجدہ جھکا ہم بھی گئے تھے کربلا

پہلے اجازت کے لئے، غازیؑ کے روضے پر گئے
ماتم کیا سجدے کئے، ہم تو اجازت دے چکے
غازیؑ کے روضے نے کہا ہم بھی گئے تھے کربلا

اب روضۂ شبیرؑ تھا، دل درد کی تصویر تھا
ہر خواب اب تعبیر تھا، کعبہ نیا تعمیر تھا
دل پہلے پھر سر رکھ دیا ہم بھی گئے تھے کربلا

کر کے طوافِ عاشقی، آنکھوں میں جب آئی نمی
ایسا لگا جیسے کوئی، کہتا ہے سن اے ماتمی
اب لُوٹ جنت کا مزا ہم بھی گئے تھے کربلا

پھر ماتمی حلقہ بنا، حلقے میں آئے انبیاء
نوحہ فرشتوں نے پڑھا، سینے تبرک کیا بٹا
زہراؑ کی چادر کی ہوا ہم بھی گئے تھے کربلا

280

جب پہنچے خیمہ گاہ میں، اہلِ حرم کی چاہ میں
غازیؑ کا خیمہ راہ میں، سجادؑ کی درگاہ میں
دربان جیسے ہو کھڑا ہم بھی گئے تھے کربلا

قاسمؑ کا حجرہ تھا وہیں، زینبؑ کے خیمے کے قریں
تر آنسوؤں سے تھی زمیں، آتا نہ تھا دل کو یقیں
قاسمؑ یہاں دولھا بنا ہم بھی گئے تھے کربلا

جب تلہِ زینبؑ ملا، یاد آگیا یاد آگیا
ستر قدم کا فاصلہ، اور شمر کی جوروجفا
منہ کو کلیجہ آگیا ہم بھی گئے تھے کربلا

دیکھا مقامِ اکبری، اور یادگارِ اصغری
آئی بدن میں تھرتھری، پڑھ کر وہاں نادِعلیؑ
اِک اِک قدم ہم نے رکھا ہم بھی گئے تھے کربلا

گنجِ شہیداں میں گئے، اشکوں کی اِک چادر لئے
روشن کئے دل کے دیئے، آہوں بھرے جملے کہے
یادوں کا اب ہے سلسلہ ہم بھی گئے تھے کربلا

رضوانؔ اور ریحانؔ ہم، کھاتے ہیں مولا کی قسم
جب تک ہے ہاتھوں میں قلم، آواز میں جب تک ہے دم
کرتے رہیں گے تذکرہ ہم بھی گئے تھے کربلا